شپ متنازع رہے گی۔ چنانچہ مسلمانوں کے لیے کثیر الجماعتی نظام کی آزادی دہشتناک واقعہ بن کررہ گئی ہے۔ اس آزادی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مسلمانوں نے اسلامی احیا پارٹی کے قیام کا اعلان کردیا (اشتراکی دنیا کے مسلمان مارچ - اپریل 1991) لیکن اسے شروع ہی سے حکام کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا، تاجک پارلیمنٹ نے یہ بہانہ بنا کر کہ اس کا پروگرام تاجک آئین کے منافی ہے، اسے غیر قانونی قرار دے دیا۔ (پراوداووسٹوکا 16 اکتوبر 1990)

پارٹی کا افتتاحی اجلاس تاجکستان کے دارالحکومت دوشنبہ کے مقامات میں گذشتہ سال 19 اکتوبر کو منعقد ہوا، تاجک سپریم سوویت کی قانون ساز کمیٹی کے چیئرمین خوید اللہ ووف نے پارٹی پر الزام لگایا کہ وہ مختلف نسلوں کے تعلقات کو بگاڑ رہی ہے پارٹی کے بعض ارکان عثمانوف، تواروف اور حمادوف، کے خلاف تادیبی کارروائی کی گئی اور ان پر بھاری جرمانہ عائد کیا گیا اسی طرح پارٹی کو منظم کرنے والے دوسرے لوگوں کی سختی سے سرزنش کی گئی۔

اگرچہ تاجک قاضی، اکبر ترادز نوف سمیت سرکاری علماء نے واضح وجوہ کی بناء پر اسلامی پارٹی کی مذمت کی ہے۔ تاہم پارٹی کو مسلم عوام، خصوصاً نوجوانوں کی بھرپور حمایت حاصل ہے۔ انہوں نے پارٹی ممبروں پر لگائے جانے والے الزامات کے خلاف عدالت کے باہر مظاہرہ کیا۔ ضمر اور مذہبی تنظیموں سے متعلق یکم اکتوبر 1990ء کو منظور کیے جانے والے روسی قانون کی دفعہ 5 کے تحت مذہبی تنظیموں پر یہ قطعی طور پر پابندی عائد کی گئی ہے کہ وہ نہ تو کسی سیاسی پارٹی میں حصّہ لے سکتی ہیں اور نہ انہیں کسی قسم کی مالی امداد پیش کرسکتی ہیں۔ البتہ علماء انفرادی طور پر ملک کی سیاسی زندگی میں حصّہ لے سکتے ہیں۔

علاقائی مسئلہ

قازقستان : سوویٹ یونین کی گندگی کا ڈھیر

سوویت یونین کی تقریباً تمام جمہوریتوں میں آج کا سب سے بڑا موضوع ماسکو سے علیحدگی ہے۔ تیرہ جمہوریتیں اپنی خودمختاری کا اعلان پہلے ہی کرچکی ہیں تاہم وسطی ایشیائی جمہوریتوں میں قومی تحریکیں سست روری سے اپنی صورت تشکیل دے رہی ہیں۔ جہاں بالٹک جمہوریائیں کریملن کے ساتھ اپنی آزادی کے لیے بات چیت میں مصروف ہیں۔ قازقستان میں توجہ نسلی بے چینی کی بجائے زیادہ تر ماحولیاتی تباہ کاریوں پر مرکوز ہے۔ گورباچوف کے سیاسی

دور کے معیار سے دیکھا جائے تو قازقستان ایک خاموش سمندر کی طرح دکھائی دیتا ہے۔

جمہوریہ کا سب سے بڑا مسئلہ جس نے لوگوں کی توجہ اپنی جانب مبذول کر رکھی ہے، وہ اس کے ماحول کی حالت زار ہے۔ مرکزی حکمرانی کے ثالثی نظام کے تحت بہت پہلے یہ فیصلہ کر لیا گیا تھا کہ قازقستان کا ستیاناس کیا جائے گا۔ کریملن نے وسیع و عریض علاقے کو غیر پسندیدہ صنعتوں اور ناپسندیدہ لوگوں کے ڈپو کے طور پر استعمال کیا۔ یہاں ایٹمی تجربات کیے گئے، کیمیاوی صنعتیں لگائی گئیں جس سے فضا تاریک اور بحر ارل خشک ہو کر رہ گیا۔ دوسری جمہوریتوں سے ہزاروں کی تعداد میں جلاوطن کیے جانے والے لوگوں کو یہاں لا کر پھینک دیا گیا اور اس علاقے میں سوویت یونین کے سب سے بڑے اور جبری مشقت (FORCED LABOUR) کے قیدیوں کے سب سے بڑے کیمپ تعمیر کیے گئے۔

سپریم سوویت میں قازقستان کے ایک نمائندے نے اپنے ایک حالیہ انٹرویو میں بتایا کہ ماسکو نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ یہاں مشرق میں اپنی غلیظ ترین صنعتیں کسی خوف تعزیز کے بغیر لگا سکتا ہے۔ اس طرح یہاں کی 93 فیصد صنعتوں کا تعلق مرکز سے ہے۔ چنانچہ ہمارے حصے میں منافع تو آنے سے رہا۔ صرف مشکلات ہی اکھٹی ہو گئیں۔ یوں ہمیں زہر آلود علاقے کی صورت میں اجاڑ کر رکھ دیا گیا ہے۔"

کئی دہائیوں تک روسیوں نے نے بحر ارل کے پانی کا ناجائز انقطاع کیا اور کپاس کی فصل کے لیے استعمال کر کے نچوڑا ہے۔ بحر ارل کے لیے یہی ایک مصیبت نہیں ہے کہ وہ انسانی غفلت کی وجہ سے غائب ہوتا جا رہا ہے اس کے ضمنی اثرات بڑے ہی تباہ کن ہیں۔ علاقے کا زمینی پانی زہریلا ہو گیا ہے۔ جس کے نتیجے میں یہاں بچوں کی شرح اموات اور تشویشناک بیماریوں میں بکثرت اضافہ ہو گیا ہے۔

سلیمانوف کے مطابق جنوبی قازقستان میں چمکند کے علاقے میں جہاں سیسے کے بڑے بڑے پلانٹ نصب ہیں، ہوا مکمل طور پر آلودہ ہو چکی ہے" اسی طرح زامبول میں کیمیاوی کارخانوں کی وجہ سے شہر کے اوپر ہوا زرد فاسفورس سے بھر گئی ہے۔

قازقستان میں متعدد فیکٹریوں سے (جو فضا اور پانی کو آلودہ کر رہی ہیں) سطح زمین پر اور پھر زیر زمین سینکڑوں کی تعداد میں ایٹمی تجربات کیے گئے ہیں۔ متوفی ڈاکٹر آندرے سخاروف روس کے چوٹی کے سائنسدان اور انسانی حقوق کے معروف سرگرم و فعال رہنما تھے۔ انہوں نے اپنی یادداشتوں میں اس دہشت کا تذکرہ کیا ہے جو ابتدائی ایٹمی تجربات کے بعد اس علاقے میں

سروے کرتے ہوئے ان پر طاری ہوئی۔ انھوں نے جھلسی ہوئی زمین اور مرے ہوئے پرندوں کا مشاہدہ کیا اور رپورٹیں سنیں کہ لوگ تابکاری کے اثرات سے مر رہے ہیں۔

1989ء میں سلیمانوف نے قازقستان کے علاقے میں ایٹمی تجربات پر پابندی عائد کرنے کے حق میں ایک تحریک چلائی۔ اطلاعات کے مطابق انھوں نے ماسکو سے یہ یقین دہانی حاصل کرلی کہ قازقستان کے علاقے میں ایٹمی تجربات کا سلسلہ بند کردیا جائے گا۔

کانفرنس

وسطی ایشیا کے موضوع پر کانفرنس

وسطی ایشیا کے موضوع پر چوتھی بین الاقوامی کانفرنس گذشتہ سال 27 سے 30 ستمبر تک ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی وسکونس میڈیسن یونیورسٹی میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا موضوع "وسطی ایشیا کی زبان، قومیت اور سماجی ڈھانچہ 1100-1990" اس کی سرپرستی دوسروں کے علاوہ یونیورسٹی کے شعبۂ تاریخ نے کی۔ جبکہ اس کا انتظام وسطی ایشیائی مطالعہ کی ایسوسی ایشن (ACAS) کے تعاون سے کیا گیا۔

کانفرنس میں دنیا بھر کے اسکالر شریک ہوئے۔ جبکہ روس کی نمائندگی 20 اسکالروں نے کی۔ دو مختلف مقامات پر بیک وقت اجلاس ہوئے۔ جن میں مجموعی طور پر 55 مقالے پیش کیے گئے۔ اجلاس سوویت وسطی ایشیا کی مختلف جمہوریتوں، آذر بائیجان اور چینی ترکستان کے لیے وقف تھے۔ کانفرنس کی ایک بڑی دلچسپی آذر بائیجان کے شیخ الاسلام اللہ شکور پاشا نمرادہ کی تقریر تھی۔ انھوں نے آذر بائیجان کے موجودہ بحران پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ کانفرنس کے ختم ہونے سے آخری دن (باکو میں) جنوری 1990ء کے فسادات پر ایک دستاویزی فلم دکھائی گئی۔

کانفرنس کی کارروائی کو ذرائع ابلاغ نے پیش کیا۔ ان میں وائس آف امریکہ کے نمائندے بھی شامل تھے۔ کانفرنس بہرحال کامیاب رہی۔

مشرقی یورپ

یوگوسلاویہ کا غیر یقینی مستقبل

یوگوسلاویہ میں ہر جگہ بے اعتمادی ہے۔ ہوا میں، سمندر میں، خشکی پر، خود اعتمادی یوگوسلاویہ سے رخصت ہوچکی ہے۔ لوگ جو مدتوں سے ایک دوسرے کو جانتے تھے، ایک دوسرے